سکولز کے عہدہ پر فائز رہے، بلند پایہ شاعر تھے۔ اور مولانا تھانوی کے خلیفہ مجاز۔ ذکرِ مجذوبؒ سلیقے سے مرتب کی گئی سوانح عمری ہے۔ اور بجا طور پر اردو کے سوانحی ادب میں گراں قدر اضافہ ہے۔

کتاب پر نجم الحسن تھانوی صاحب کا پرمغز مقدمہ ہے۔ سوانح کے علاوہ آخری باب میں کلامِ مجذوبؒ کا انتخاب دیا گیا ہے۔

حسن البناء شہید، سرِ محفل تالیف: حسن البناءؒ ترجمہ: محمد حنیف ایم اے۔

ناشر: مکتبہ چراغِ اسلام۔ بیرون کھیالی دروازہ، گوجرانوالہ۔ صفحات: ۲۲۴ قیمت: ۲۵/۶ روپے۔

حسن البناء شہید عالمِ عرب کی مشہور تحریک "اخوان المسلمون" کے بانی تھے۔ مرحوم نے زبان و قلم سے اسلام کی خدمت کی اور مسلمانوں کو اسلامی نظام کے قیام کے لئے آمادہ کیا۔ اُن کی تالیفات میں "احادیث الجمعہ" کو اہم مقام حاصل ہے۔ اس مختصر سی کتاب میں اٹھائیس اہم موضوعات پر قرآنِ کریم کی منتخب آیات کی تشریح و تفسیر کی گئی ہے۔ اندازِ بیان داعیانہ اور واعظانہ ہے۔ مترجم جناب محمد حنیف ایم اے نے آسان اور شگفتہ ترجمہ کیا ہے۔ طباعت و کتابت کا معیار عمدہ ہے، مگر پروف ریڈنگ کی غلطیاں پائی جاتی ہیں۔

بقیہ: علامہ فضل حق خیر آبادیؒ

اور مقدمہ قاضی کورٹ ضلع گوجرانوالہ کے ملزمین۔

جنابِ من! اس مختصر فہرست پر غور کیجئے اس کے علاوہ ہزاروں دہابی علماء اور کارکنوں کو انگریزوں نے آپ کی جاسوسی کے باعث بے دریغ تختہ دار پر لٹکایا۔ ان کا جرم کیا تھا؟ کیا یہ انگریز سرکار کے پشتینی وفادار ہونے کے مجرم تھے؟ اگر ایسا تھا تو ان کے ناموں کے آگے جاگیروں کا اندراج ہوتا۔ آخر کچھ تو ہے جس کے باعث ضبطی جائیداد انہدام مکانات اور حبس دوام بعبور دریائے شور کے تمغے ان کے سینے پر آویزاں کئے گئے ہیں۔ کیا مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی کو بھی کبھی ایسی سزا سنائی گئی؟ کیا مولانا فضل رسول بدایونی کو بھی کالے پانیوں کا ذائقہ چکھنا پڑا؟ مولانا فضل حق خیر آبادیؒ کا نام اس لئے مستثنیٰ ہے کہ انہیں سزا تحریکِ آزادی میں شمولیت کے باعث نہیں ملی بلکہ انگریز نے اس لئے انہیں کالے پانی بھیجا کہ آپ آبائی طور پر انگریز کے ملازم اور نمک خوار تھے۔ (آپ اور آپ کے والد مولانا فضل امام دہلی میں انگریز ریذیڈنٹ کے مدۃ العمر ملازم رہے۔) لیکن جب جنگِ آزادی کے ابتدائی مراحل میں انگریز کو بُرے دن دیکھنے پڑے۔ دہلی ان کے قبضے سے نکل گئی۔ مجاہدین کی کامیابی اور انگریز کی شکست نظر آنے لگی تو آپ نے قدیم وفاداری کو بالائے طاق رکھ کر حصولِ منصب وجاہ کیلئے وفاداریوں کا چولا بدل لیا اور انگریز سے منہ موڑ کر اس کے دشمنوں سے آملے۔ ساری دنیا جانتی ہے کہ دشمن کو بعض اوقات معاف بھی کر دیا جاتا ہے جیسا کہ سکندر نے پورس سے معاملہ کیا تھا۔ لیکن ایسے لوگوں کو معاف نہیں کیا جاتا۔

گذارشات کا سلسلہ طویل ہو گیا ہے۔ اس لئے فی الحال اسی پر اکتفا کرتے ہوئے آپ سے اجازت کا طلبگار ہوں۔